

## تعمیل کنندہ کی طرف سے دیا گیا خلاصہ / ایگزیکٹو سموری

زبیر مجاہد میرپور خاص (پاکستان) سے تعلق رکھنے والے ایک صحافی تھے جن کی کہانیوں نے بد عنوانی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بے نقاب کیا تھا۔ اُن کی کہانیاں اور کالم پاکستان کے سب سے بڑے شہری مرکز کراچی میں واقع اُردو زبان کے اخبار، روزنامہ جنگ میں شائع ہوتی تھیں۔ 23 نومبر 2007 کو، زبیر کو اس وقت گولی مار دی گئی، جب وہ ایک طویل دن کام کرنے کے بعد اپنے ایک ساتھی کے پیچھے موٹرسائیکل پر بیٹھ کر گھر واپس جا رہے تھے۔

میرپور خاص کے مقامی محکمہ پولیس نے زبیر کے قتل کی تفتیش کی، لیکن وہ کسی ملزم کی شناخت کرنے میں ناکام رہی۔ قتل کی تحقیقات کرنے والے حیدرآباد کے جرائم اور تحقیقاتی شعبے کی ایک خصوصی یونٹ نے دوسرے مرحلے والی تحقیقات کی لیکن وہ بھی کوئی نتیجہ اخذ کرنے میں ناکام رہی۔ اس قتل کو تیرہ سال بیت چکے ہیں، کسی کو بھی اس قتل کی سزا نہیں دی گئی اور قاتل اب بھی آزادی سے گھوم رہے ہیں۔

زبیر کے قتل کی خاموشی کو توڑنے کے لئے، اے سیفر ورلڈ فار دی ٹرٹھ (A Safer World for the Truth) نامی ایک تنظیم نے اپنے طور پر اس کیس کی تحقیقات کیں۔ ہماری تحقیقاتی ٹیم نے پولیس کی سرکاری فائلوں کا جائزہ لیا اور پچیس گواہوں کے انٹرویو لیے جس کا مقصد زبیر کو انصاف دلانے کے لیے کسی نئے ثبوت کو تلاش کرنا تھا۔ ان تحقیقات میں زبیر کے قتل سے پہلے کی تصانیف کا ایک تجزیہ اور اُن کی خبروں کے جواب میں ملنے والی دھمکیاں بھی شامل ہیں۔ یہ رپورٹ ہماری تفتیش کے نتائج پیش کرتی ہے۔

ان تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ زبیر نے 2007 میں واقع ہونے والے میرپور خاص پولیس کے مبینہ غلط کاموں کی بڑے پیمانے پر رپورٹنگ کی تھی اُنہوں نے کئی مواقعوں پر پولیس کے بڑے سلوک کا انکشاف کیا تھا جس میں مبینہ تشدد کے معاملات بھی شامل ہیں۔ زبیر کی رپورٹنگ کے نتیجے میں، ان میں سے کچھ واقعات کا ذکر سپریم کورٹ آف پاکستان کے سامنے بھی کیا گیا، جس کے بعد بہت سے پولیس افسران کو اُن کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا۔ جیسے جیسے ان واقعات کا انکشاف ہوا، زبیر کو اُس کی رپورٹنگ کے حوالے سے میرپور خاص کی پولیس میں موجود لوگوں کی طرف سے پریشان کن دھمکیاں ملنا شروع ہو گئیں۔ اُنہیں اپنے قتل سے چند روز پہلے تک بھی ایسی دھمکیاں ملتی رہیں۔

میرپور خاص کی پولیس کے بارے میں زبیر کی رپورٹنگ اور اس رپورٹنگ کے محکمہ پولیس پر اثرات کی وجہ سے اس بات کا امکان نہیں ہے کہ محکمہ اُس کے قتل کے حوالے سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے گا۔ درحقیقت میرپور خاص کی پولیس میں موجود ایسے افراد جن کا مقصد اُنہیں قتل کرنا تھا اُنہیں ممکنہ طور پر ملزم سمجھا جائے۔

ہم نے پولیس کی سرکاری فائلوں کی دستاویزات کا جائزہ لیا تو میرپور خاص کی پولیس اور حیدرآباد کے جرائم اور تحقیقاتی شعبے کی جانب سے اہم غلطیوں اور بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا۔ ان غلطیوں میں مادی یا فطری ثبوت بشمول گولی اور گولی کے خول سے پہلو تہی اور نمایاں طور پر فورینزک تجزیے کا فقدان، جس سے تحقیقات میں اہم پیش رفت ہو سکے، شامل ہیں۔ پولیس کی فائلوں میں گواہوں کے ریکارڈ کردہ بیانات ممکنہ طور پر ناقابل اعتبار پائے گئے ہیں کیونکہ یہ اُنہی گواہوں کے بیانات سے متصادم تھے، جو ہماری تفتیشی ٹیم نے انٹرویو کے دوران لیے تھے۔ مجموعی طور پر، پولیس کی فائلوں سے قتل کی تحقیقات کی ایک مربوط حکمت عملی کی عدم موجودگی کی نشان دہی ہوئی ہے۔

قتل کی سرکاری تحقیقات میں ان سنگین غلطیوں کے پیش نظر، اس رپورٹ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ زبیر کے لیے انصاف کے حصول کے لیے قتل کی دوبارہ تحقیقات ضروری ہیں۔ ہماری تفتیش سے حاصل کی گئی معلومات کی بنیاد پر، رپورٹ مزید تحقیقات کے لیے دو ممکنہ راستوں کی شناخت کرتی ہے۔

پہلے، میر پور خاص کی پولیس کے ممکنہ طور پر ملوث ہونے کا پتہ چلایا جائے۔ اس عرصے کے دوران زبیر کو دی گئی مذکورہ بالا دھمکیاں جن کے بعد اُن کا قتل کیا گیا تھا اس بات کا اشارہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ پولیس کے اندر موجود افراد اُن کے قتل کا ارادہ رکھتے ہوں گے۔

دوسرا یہ کہ، پاکستان کی ایک سیاسی جماعت، متحدہ قومی مومنٹ (MQM) کے ممکنہ طور پر ملوث ہونے کی تحقیقات بھی ہونی چاہیے۔ سندھ میں 2007 میں ہونے والے کچھ سیاسی تشدد کے لیے MQM کے مسلح ونگ کو مبینہ طور پر ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا۔ ہماری تفتیش سے یہ شواہد ملے ہیں کہ MQM نے زبیر پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی کہ وہ MQM کے حق میں اور زیادہ خبریں پیش کرے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی لکھا گیا کہ 1990 میں زبیر کو MQM کے ممبران کی جانب سے دھمکیاں دی گئیں۔

اس رپورٹ کا اختتام مندرجہ ذیل ٹھوس سفارشات پر ہوتا ہے:

**(1) ایک مؤثر اور غیر جانبدار تفتیشی ٹیم سے اُس قتل کی پھر سے ایک مکمل تفتیش کروائی جائے۔** سندھ ہائی کورٹ کی زیر نگرانی اس کی از سر نو تفتیش ہونی چاہیے۔ آئین پاکستان کے باب 1 کا آرٹیکل 199 زبیر مجاہد کے خاندان کو حق دیتا ہے کہ جب اُن کے بنیادی حقوق کو مجروح یا سلب کیا جائے تو وہ داد رسی کی درخواست کریں۔ سرکاری تفتیش میں پائے جانے والی غلطیوں اور تعصب کی روشنی میں، یہ سندھ ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار ہے کہ وہ آئین کے آرٹیکل 10 a کی جانچ کرے کہ آیا منصفانہ کارروائی کے حق کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اس کے بعد، سندھ ہائی کورٹ اس کیس کی دوبارہ تحقیقات کی ہدایات دے سکتی ہے۔

مستقبل میں ہونے والی تحقیقات کے پُر اثر، محفوظ اور غیر جانبدارانہ ہونے کو تحفظ دینے کے لئے نئی تحقیقات کی نگرانی ایک آزاد طریقہ کار کی تحت کی جائے اور گواہوں کو مناسب حفاظت کی ضمانت دی جائے۔

قتل کی دوبارہ کی جانے والی تحقیقات میں میرپور خاص کی پولیس کے ممکنہ طور پر ملوث ہونے اور MQM کے ممکنہ طور پر ملوث ہونے کی چھان بین کی جائے، جیسا کہ اس رپورٹ میں تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔

**(2) ماضی میں کی گئی تحقیقات کی کوششوں کے بارے میں معلومات سے زبیر مجاہد کے خاندان کو آگاہ کیا جانا چاہیے۔** حیدرآباد کے جرائم اور تحقیقاتی شعبے کو چاہیے کہ وہ زبیر مجاہد کے خاندان کو زبیر کے قتل کا ارتکاب کرنے والوں کی تلاش کی کوششوں کے بارے میں مطلع کرے۔ مزید یہ کہ میرپور خاص کی مجسٹریٹ کورٹ کو دی گئی ہدایات کے بارے میں خاندان کو آگاہ کرنا چاہیے، جو حیدرآباد کے جرائم اور تحقیقاتی شعبے کو اس کیس کے حوالے سے دی گئی ہے، بشرطیکہ یہ خاندان کی طرف سے اس بات کی درخواست کی جائے۔ سندھ میں عدالتی ملکیت یہ مطالبہ کرتی ہے کہ جوڈیشل مجسٹریٹ کو جو عدالتی کارروائی کے دائرہ اختیار کا نگران ہے، ریکارڈ کو محفوظ رکھنا اور معاملے کی تحقیقات کرنے والے پولیس حکام سے 'مسلسل رپورٹیں طلب' کرنی ہوں گی۔

**(3) صحافیوں کے قتل کی تحقیقات کی کوششوں اضافہ کیا جائے اور انصاف کا تعاقب کیا جائے۔** رپورٹرز و دھ آؤٹ بارڈرز اور صحافیوں کے تحفظ کی کمیٹی کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں پچھلے دس سالوں کے دوران صحافیوں کے قتل کی سزا تقریباً مکمل طور پر معاف ہے۔<sup>1</sup> صحافیوں کے قتل میں انصاف کے حصول کے لیے مزید کوششوں کی ضرورت ہے، مثال کے طور پر ایک خصوصی یونٹ کا قیام جسے صحافیوں کے غیر حل شدہ قتل کی تحقیقات اور قانونی چارہ جوئی کا اختیار حاصل ہو۔

**(4) بین الاقوامی برادری کی جانب سے زبیر مجاہد کے قتل میں انصاف کے حصول اور پاکستان کو صحافیوں کے قتل کی سزا کی معافی کے خلاف لڑائی میں تعاون فراہم کرنا چاہیے۔** بین القوامی برادری کو زبیر مجاہد کے قتل کی دوبارہ

تحقیقات میں بہتری کی نگرانی کرنی چاہیے۔ اگر پاکستانی حکام درخواست کریں، تو زبیر مجاہد کے قتل کے حل میں مدد کے لئے وسائل اور مہارت فراہم کرنا چاہیے۔ بین الاقوامی برادری کو سزا کی معافی کے سلسلے کو توڑنے میں پاکستان کی کوششوں میں مزید تعاون کرنا چاہیے۔

---

<sup>1</sup> RSF کے تازہ ترین ورلڈ پریس فریڈم انڈیکس پر پاکستان 145 نمبر پر ہے (<https://rsf.org/en/pakistan>) اور CPJ کے گلوبل امپیونٹی انڈیکس میں مسلسل پہلے 10 میں نمایاں ہے۔ (<https://cpj.org/reports/2020/10/global-impunity-index-journalist-murders>)